شعور کی رو۔فکشن کی منفرد تکنیک

ڈاکٹر شیر علی ☆

Abstract:

Stream of Consciousness is one of the most important techniques of modern fiction. Urdu fiction writers have been adopting this technique in their novels and short stories. Modern English scholars and critics have discussed the term"Consciousness" and have put light on the different aspects of it. Story was comparatively more important in old novels but the characters having the technique of stream of conscious have gained great importance now a days. In this brief article, different aspects of stream of consciouness have been elabrorated

شعور کی رو کے استعمال کے متعلق بہت سے مغربی مفکرین اور ماہرین نفسیات نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور اس اصطلاح کے حق اور مخالفت میں ایک تفصیلی بحث موجود ہے۔ بعض مغربی مفکرین اور ناقدین نے اندرونی خودکلامی اور شعور کی رو کو ایک معنی میں استعمال کیا ہے جب کہ بعض ناقدین نے اندرونی خودکلامی اور شعور کی رو کو الگ الگ تکنیک ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔اس سوال کو سمجھنے اور آسان بنانے کے لیے بہتر ہوگا کہ ہم شعور کی رو کی اصطلاح کے بارے میں مختلف ماہرین اور مفکرین کی آرا اور خیالات کو زیر بحث لائیں تا کہ سمجھنے میں آسانی پیدا ہو۔

دراصل قدیم ناولوں میں دلچسپی کا سبب کہانی ہوتی تھی مگر شعور کی رو کے ناولوں میں کہانی کی اہمیت کی جگہ کرداروں نے حاصل کر لی ہے اور پلاٹ کی جگہ کردار کی ذات اہمیت کی حامل بن جاتی ہے۔ پرانے زمانے میں قصے کہانیوں میں مثالی انسانوں کو اہمیت حاصل تھی اور اس طرح کارنامے بیان کیے جاتے تھے اور ان قصوں کا مقصد نصیحت آموز باتیں ہوتا تھا۔ آہستہ آہستہ اس میں تبدیلی رونما ہونے لگی اور ادب میں مثالی انسانوں کی جگہ حقیقی دنیا کے چلتے پھرتے لوگوں نے لے لی۔ ادب میں اس عمل کو حقیقت نگاری کا نام دیا جانے لگا۔ حقیقت نگاری اور حقیقت بینی دراصل سائنسی رجحان کا نتیجہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ناولوں میں کرداروں کو حقیقت کے قریب دکھائی دیا جانے لگا۔فرائڈ کی تحقیقات نے نفسیات کے قدیم نظیروں کو تبدیل کر دیا۔اس نے اعمال کا رشتہ لاشعور سے جوڑنے

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، الحمد اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

پر زیادہ توجہ دی۔نفسیاتی ناولوں کی ابتدا یہیں سے ہوتی ہے مگر نفسیاتی ناولوں کی وہ مخصوص قسم جسے ہم شعور کی رو والے ناول کہتے ہیں کافی بعد میں متعارف ہوئی۔

فرائڈ اس کے رفیق ژونگ جدید نفسیات کے بانیوں میں شمار کیے جاتے ہیں اور ان کے نفسیاتی نظریات نے عہد جدید کے شعر و ادب کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔فرائڈ کے نفسیاتی نظریات نے سرئیلزم جیسی شعری تحریک پیدا کی۔

جدید مغربی ناولوں میں انسانی شخصیت کی اندرونی خود کلامی اور شعور کی رو کا استعمال دکھائی دیتا ہے۔فرائڈ کا نظریہ ہی قرار دیا جا سکتا ہے:

> ""فرائڈ نے لاشعور میں دبی ہوئی خواہشات کی تحلیل نفسی سے انسان کے لاشعور کو دریافت کرنے کی کوشش کی اور یوں واہموں کو شعوری سطح پر ادراک عطا کر دیا۔اہم بات یہ ہے کہ ان خواہشات سے ارتفع (Sublimation) بھی حاصل ہوتا ہے اور یہ کسی ایسے مقصد میں بھی معاون بن جاتی ہیں جسے معاشرے مُں عظمت و رفعت کا مقام حاصل ہوتا ہے۔نفسیات کے زاویے سے ادب اور فن اس ارتفع کا نتیجہ ہے۔چنانچہ فرائڈ نے خواب، بیداری کے خواب اور ادب کے تخلیقی عمل میں کسی فرق کو قبول نہیں کیا۔بلکہ یہ دبی ہوئی خواہشات کو تازہ محرک قرار دیا ہے کہ یہ ادیب کو ایک نیا جہان معنی تخلیق کرے اور اپنی آرزوؤں کا مداوا تلاش کرنے پر بھی آمادہ کرتی ہیں۔" (۱)

فرائڈ کا نفسیاتی تجربہ ہمارے علم میں مزید اضافہ کرتا ہے۔ان کا خیال ہے کہ انسان کے فکر و عمل میں جہاں شعور کی قوت موجود ہے وہاں اس سے کہیں زیادہ لاشعور کی گرفت بھی بہت مضبوط ہے اور اس لاشعوری صلاحیت نے انسان کے اندر انتشار اور بے ترتیب ماحول پیدا کیا اور اس صلاحیت کے نتیجے میں خود کلامی اور شعور کی رو وجود میں آئی۔

> ""فرائڈ نے لاشعور کی پراسرار دنیا دریافت کر کے انسان کو یہ آگہی بخشی کہ وہ بیک وقت دو دنیاؤں میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ایک دنیا رنگوں اور خطوں کی دنیا ہے اور حد نظر تک پھیلی ہوئی ہے، دوسری حسیات کی دنیا ہے اور اس کا بہت سا حصہ آئس برگ کی طرح نظر سے پوشیدہ ہے۔ادیب اور فنکار لاشعور کی ان دیکھی دنیا سے اپنا رابطہ متخیلہ کے ذریعے قائم کرتا ہے اور ان حقیقتوں کو دریافت کرتا ہے جو ظاہر کی دنیا میں نظر نہیں آتیں۔" (۲)

فرائڈ کے اس نظریے کی حمایت میں ہمیں ایک اور امریکی ماہر نفسیات جیمز ولیم کے نظریات بھی ملتے ہیں:

> ""شعور کی رو کا تصور امریکی ماہر نفسیات جیمز ولیم کی عطا۔" (۳)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان کے شعور اور لاشعور کا کچھ حصہ تو گفتگو کے ذریعے ظاہر ہو جاتا ہے لیکن کچھ

حصہ پوشیدہ رہتا ہے۔ ماہرنفسیات نے اس پوشیدہ حصے وک زیادہ اہمیت دی ہے اور اس میں پوشیدہ حصے کے محرکات سے قیمتی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے:

> "Memories, thoughts and feelings exit outside the primary conciousness and that apprear to me not as a chain but as a stream flow. (4)

ولیم جیمز کا خیال ہے کہ شعور کیا عمل ہر لمحہ جاری رہتا ہے اور اس کا یہ عمل برقی لہروں کی مانند ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ارادی طور پر اس عمل پر گرفت نہیں ڈالی جا سکتی۔ ولیم جیمز نے شعور کے طرزِ عمل کی پانچ خوبیاں بیان کی ہیں:

(1) Every thought tends to part of personal consciousness.

(2) within each personal consiciousness thought is always changing.

(3) Within each personal consciousness thought is sensibly continous.

(4) It always appears to deal with objects independent of it self.

(5) It is interested in some objects to the inclusion of others. (5)

ولیم جیمز نے فکر اور شعور کی بحث میں یہ بات ثابت کر دی ہے کہ شعور کی منزل فکر سے کہیں بلند ہے کیوں کہ فکر کی رفتار بہت کم اور شعور مطلب العنان ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں، فکر شعور کی جزو ہے اور شعور فکر کا کل ہے۔ لہٰذا کل کو گرفت میں لانا از حد مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حافظ ہو یا جذبات، ادراک ہو یا احساسات، تاثرات ہو یا وجدان یہ سب شعور کے وظائف کی حیثیت رکھتے ہیں۔

شعور کی رو والے ناول کاص طور پر شعور کی ماقبل تکلم سطح سے واسطہ رکھتے ہیں کیوں کہ ان کا بنیادی مقصد اپنے کرداروں کی نفسی کیفیت کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ شعور کی رو والے ناول کا دائرۂ عمل Rober Humphrey نے اس طرح بیان کیا ہے:

> "we may define stream of consiousness fiction as a type of fiction in which the basic emphasis is on consciousness.(6)

شعور کی ماہیت کو سمجھنے کے لیے یہ بات ذہن میں رہے کہ شعور پر "اپ کوئی پابندی عائد نہیں رک سکتے اس میں چاہے کوئی طاقت ور ہے یا کوئی کمزور، اس کا شعور خیالات کی شکل میں ایک رو کی حیثیت سے ہر وقت اور ہر لمحہ رواں دواں رہتا ہے۔ یہ کسی حالت میں ساکن نہیں رہتا۔ اس عمل کا تجربہ حاصل کرنے کے لیے آپ نے یہ آغاز کی حالت میں اپنے خیالات کے متعلق اندازہ لگایا ہوگا۔ ان خیالات کو زبردستی موڑنا یا ان پر پہرا بٹھانا کسی کے اختیار

سے بالاتر ہے۔ماہرین نفسیات نے ان میں سے صرف ایک تعلق کی نشاندہی کی ہے، جسے آزاد تلازمہ خیال کہا جاتا ہے۔شعور کی رو کو پیش کرنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔مختلف ناول نگاروں نے مختلف طریقے اپنائے ہیں۔ بہرحال ان میں چار اہم طریقے حسب ذیل ہیں:

(۱) بلاواسطہ داخلی کلام (Direct Interiour Monologue)

(۲) بالواسطہ داخلی کلام (Indirect Interiour Monologue)

(۳) ہمہ بین و ہمہ دان مصنف کا بیان (Omniscient author's Description)

(۴) خودکلامی (Monologure) (۷)

شعور کی رو پیش کرنے کا اہم اور ترقی یافتہ طریقہ بلاواسطہ داخلی کلام ہے۔اس طریقے کا استعمال سب سے پہلے Edonard Dujardin نے کیا۔اس طریقہ کار میں کردار کو زیادہ اہمیت اور اختیار دیا جاتا ہے۔مصنف جا بجا رہنمائی کرتی ہے۔ادھورے اور نامکمل حصوں کو سمجھانے والا کوئی گائیڈ اور رہنما نہیں ہوتا۔لہٰذا اس طریقہ کار میں قاری کو بہت ہوشیار اور چابکدستی سے سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔لہٰذا سمجھدار قاری ہی اسے سمجھ سکتا ہے۔شعور کو پیش کرنے کا موثر طریقہ یہی ہے۔(۸)

جیمز جوائس نے یولیسیز کے آخری پینتالیس صفحات کو بلاواسطہ داخلی کلام کی اعلیٰ مثال تسلیم کیا۔گویا کہ تمام خیالات بالکل حقیقی اور اصلی حالت میں پیش کیے جاتے ہیں۔اس میں گرامر کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔شعور کی خاص صفت بے ربطی ہے۔شعور کی رو کے ناولوں میں کرداروں کی تعداد محدود رکھی جاتی ہے۔ورڈورتھ رچرڈسن اور پروسٹ نے اسے صرف ایک کردار میں لیا ہے۔رچرڈسن نے Henderon کا شعور اپنے ناول کی چودہ جلدوں میں پھیلا کر پیش کیا ہے۔جوائس نے یولیسیز میں تین کرداروں کا شعور پیش کیا ہے اور ورجینیا وولف نے اس کی تعداد چھ تک بڑھا دی ہے۔

شعور کی رو والے ناول کی ایک اور خصوصیت اس کا تصور زماں ہے اس طرح کے ناولوں میں زمانہ حال، مستقبل اور ماضی تینوں زمانے یک دم تبدیل ہو سکتے ہیں۔گویا کہ ان میں کوئی بھی زمانہ آ سکتا ہے۔وقت کے اس تصور کو Phsychological Theme کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔یعنی حال سیایک دم ماضی اور ماضی بعید پھر مستقبل پھر حال یا ماضی سب کچھ آ سکتا ہے۔شعور میں وارد ہونے والے خیالات میں صرف آزاد تلازمہ خیال والا تعلق ہوتا ہے۔

چند مغربی ناول نگاروں اور ماہرین نفسیات کا تذکرہ ضروری ہے جنھوں نے اپنے ناولوں میں شعور کی رو کا استعمال کیا۔ان میں انگریزی ادب کی ڈوروتھی رچرڈسن (۱۸۷۳ء تا ۱۹۸۵ء) ہے جس نے شعور کی رو کی تکنیک سے کام لیا۔اس کے بعد اس کے عہد میں ایک اور مغربی ناول نگار ورجینیا وولف (۱۸۸۲ء: تا ۱۹۴۱ء) نے بھی اپنے ناولوں میں شعور کی رو کا استعمال کیا۔جیمس جوائس کا نام بھی اس حوالے سے بڑا نام ہے۔انھوں نے شعور کی رو

کی تکنیک کو اس عروج تک پہنچایا جہاں سے مزید آگے جانا شدید محال ہے۔تاہم ان کے بعد ایک بڑا نام ولیم فاکنر (۱۸۹۷ءتا ۱۹۶۲ء) نے بھی اس تکنیک کا بھرپور استعمال کیا۔لیکن جیمس جوائس نے شعور کی رو کا استعمال جس طرح اپنے ناولوں میں کیا، وہ اپنی مثال آپ ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ انور سدید، ڈاکٹر: اردو ادب کی تحریکیں، ص۱۲۱

۲۔ ایضاً ، ص۱۲۴

۳۔ احسن فاروقی، ڈاکٹر: ''شعور کی رو اور ناول نگاری''، مشمولہ نقوش، شمارہ۱۰۴، ص۱۸۶

4. Rober Humphrey Stream of consciousness in Modern Novel. P4

۵۔ عبدالسلام، پروفیسر: اردو ناول بیسویں صدی میں، ص ۵۳۸

6. rober Humphrey Stream of Consciousness in Modern Nove. P3

۷۔ اردو ناول بیسویں صدی میں، ص ۳۵۸

۸۔ ایضاً ، ص۸۳۰-۸۳۳